عرب جمہوریہ مصر — ۲ ربیع آخر ۱۴۴۱ھ
وزارت اوقاف — ۲۹ نومبر ۲۰۱۹ء

والدین اور رشتہ داروں کے حقوق

اسلام نرمی، آسانی اور رواداری پر مبنی ایک ایسی شریعت لے کر آیا ہے جو تمام تر اعلی اخلاق سے متصف ہونے کی دعوت دیتی ہے، عمدہ اور اعلی طرز عمل اختیار کرنے کی ترغیب دیتی ہے اور ان اعلی اخلاق اور انسانی اقدار سے ایک ایسا ضابطہ حیات تشکیل دیتی ہے جو انسانیت، محبت، عدل و انصاف اور حق کے ذریعے لوگوں کے آپس کے تعلقات اور معاملات میں توازن برقرار رکھتا ہے، اللہ کریم نے ارشاد فرمایا: **{إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ}** "اللہ تعالی عدل کا، بھلائی کا، اور قرابت داروں کو دینے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی کے کاموں، ناشائستہ حرکتوں اور ظلم وزیادتی سے روکتا ہے، وہ خود تمہیں نصیحتیں کررہا ہے کہ تم نصیحت حاصل کرو"۔

شریعت اسلامی کی عظمت کا ایک مظہر یہ بھی ہے کہ اس نے والدین اور رشتہ داروں کے ساتھ معاملہ کرنے اور ان کے ساتھ طرزِ عمل اختیار کرنے کے اصول و ضوابط وضع کئے ہیں، **والدین اور رشتہ دار سب سے زیادہ عزت واحترام اور نگہداشت کے حق دار ہیں،** اللہ تعالی نے اپنی کتاب قرآن مجید میں والدین کے ساتھ حسنِ سلوک اور اچھا برتاؤ کرنے کا حکم دیا ہے، اللہ تعالی نے اپنی عبادت کرنے، اپنے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانے اور والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے کا ایک ساتھ ذکر کیا ہے، ارشاد باری ہے: **{وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا}** "اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک واحسان کرو"۔

اسی طرح اللہ تعالی نے انسان پر اس کے والدین کے احسانِ عظیم اور ان کے مقام و مرتبہ کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے قرآن میں یہاں لوگوں کو اپنی نعمتوں پر شکر ادا کرنے کا حکم دیا ہے وہی انہیں اپنے والدین کا شکر ادا کرنے کا بھی حکم دیا ہے، سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ تین آیتیں تین آیتوں کے ساتھ اکٹھی نازل ہوئیں ہیں ان میں سے کسی ایک کو بھی تنہا قبول نہیں کیا جائے گا، ان تینوں میں سے ایک آیت اللہ کا یہ فرمان ہے: {أَنْ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ} "یہ کہ میرا اور اپنے والدین کا شکر ادا کر"۔ پس جس شخص نے اللہ کا شکر ادا کیا لیکن اپنے والدین کا شکر ادا نہ کیا تو اس سے اللہ کا شکر بھی قبول نہیں کیا جائے گا۔

اسلام نے والدین کی قدر و منزلت کو بلند کیا ہے، اور ان کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے، اچھی طرح سے ان کی دیکھ بھال کرنے اور ان کے ساتھ شفقت و نرمی سے پیش آنے کا حکم دیا ہے، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے جہاد میں جانے کی اجازت طلب کی، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا کیا تیرے والدین زندہ ہیں؟ اس نے عرض کی، جی ہاں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر ان کی خدمت میں جہاد کر۔

سیدنا موسی علیہ السلام کے واقعہ میں صالح آدمی کی دو بیٹیوں نے والد کے ساتھ حسنِ سلوک اور اچھے برتاؤ کی اعلی ترین مثال پیش کی، ان دونوں کا والد بہت زیادہ عمر رسیدہ شخص تھا جو کوئی کام نہیں کر سکتا تھا تو اس کی دونوں بیٹیوں نے بغیر کسی پریشانی اور کبیدہ خاطر ہوئے اپنے والد کی جگہ کام کیا، ارشاد باری ہے: **{وَلَمَّا وَرَدَ مَاءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ أُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسْقُونَ وَوَجَدَ مِن دُونِهِمُ امْرَأَتَيْنِ تَذُودَانِ قَالَ مَا خَطْبُكُمَا قَالَتَا لَا نَسْقِي حَتَّى يُصْدِرَ الرِّعَاءُ وَأَبُونَا شَيْخٌ كَبِيرٌ}** "مدین کے پانی پر جب آپ پہنچے تو دیکھا کہ لوگوں کی ایک جماعت وہاں پانی پلا رہی ہے اور دو عورتیں الگ کھڑی اپنے (جانوروں) کو روکتی ہوئی دکھائی دیں، پوچھا کہ تمہارا کیا حال ہے، وہ

بولیں کہ جب تک یہ چرواہے واپس نہ لوٹ جائیں ہم پانی نہیں پلاتیں اور ہمارے والد بہت بڑی عمر کے بوڑھے ہیں"۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کی اے اللہ کے رسول، میرے پاس مال اور اولاد ہے اور میرا باپ میرے مال پر قبضہ کرنا چاہتا ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو اور تیرا مال تیرے باپ کی ملکیت ہے۔

سیدۃ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی ذاتِ مبارکہ ہمارے لئے اسوہ اور نمونہ ہے کہ کس طرح آپ اپنے والد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا احترام کرتیں، ان سے محبت و شفقت سے پیش آتیں، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لاتے تو سیدۃ فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ کی آمد کی خوشی اور آپ کی عزت و توقیر کی وجہ سے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوتیں، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی مبارک پر بوسہ دے کر انہیں اپنی جگہ پر بٹھاتیں۔

اسی طرح اسلام نے ہمیں اپنے والدین کی عزت و توقیر کرنے اور انہیں کسی بھی قسم کی تکلیف نہ پہنچانے کا حکم دیا ہے، ارشاد باری ہے: {إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِندَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُل لَّهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُل لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا} "اگر تیری موجودگی میں ان میں سے ایک یا یہ دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کے آگے اف تک نہ کہنا، نہ انہیں ڈانٹ ڈپٹ کرنا بلکہ ان کے ساتھ ادب و احترام سے بات چیت کرنا"۔ اللہ تعالی نے والدین کی پریشانی کا باعث بننے والے ادنی ترین لفظ کا استعمال کرنے سے بھی منع فرمایا ہے اگرچہ "اف" سے بھی کوئی کم تر لفظ ہوتا تو اللہ تعالی والدین کے سامنے اسے بھی بولنے سے منع فرما دیتا، اس لئے انسان کو کسی بھی صورت میں اپنے والدین کو تکلیف نہیں پہنچانی چاہیے اور نہ ہی ان کے ساتھ برا سلوک کرنا چاہیے، سیدنا ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ ایک شخص کو اپنے والدین سے حسنِ سلوک کرنے کی نصیحت فرماتے ہوئے کہتے ہیں کہ " تو اپنے باپ سے

آگے مت چل، اس سے پہلے مت بیٹھ، اسے اس کے نام سے مت پکار، اور اس کے لئے گالی کا سبب نہ بن " چنانچہ انسان کو اپنے والدین کے لئے کسی بھی قسم کی تکلیف کا سبب نہیں بننا چاہیے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کسی آدمی کا اپنے والدین کو گالی دینا گناہ کبیرہ ہے" صحابہ نے عرض کی، اے اللہ کے رسول، آدمی اپنے والدین کو کیسے گالی دے سکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ایک آدمی دوسرے آدمی کو گالی دیتا ہے اور وہ جواباً اس کے باپ کو گالی دیتا ہے، اور ایک شخص اس کی ماں کو گالی دیتا ہے سو وہ بھی جواباً اس کی ماں کو گالی دیتا ہے"۔

اسلام نے والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے اور ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے کا حکم دیا ہے اگرچہ والدین اسلام کے علاوہ کسی اور دین پر ہوں، ارشاد باری ہے: {وَإِن جَاهَدَاكَ عَلَى أَن تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا} "اور اگر وہ دونوں تجھ پر اس بات کا دباؤ ڈالیں کہ تو میرے ساتھ شریک کرے جس کا تجھے علم نہ ہو تو تو ان کا کہنا نہ ماننا، ہاں دنیا میں ان کے ساتھ اچھی طرح بَسر کرنا"۔ اور سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے بھی اپنے باپ کو حق کی دعوت دیتے ہوئے یہی طرزِ عمل اختیار کیا، ارشاد باری ہے: {وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا نَّبِيًّا* إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ يَا أَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِي عَنكَ شَيْئًا* يَا أَبَتِ إِنِّي قَدْ جَاءَنِي مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَأْتِكَ فَاتَّبِعْنِي أَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا* يَا أَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطَانَ إِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ لِلرَّحْمَنِ عَصِيًّا* يَا أَبَتِ إِنِّي أَخَافُ أَن يَمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمَنِ فَتَكُونَ لِلشَّيْطَانِ وَلِيًّا} "اس کتاب میں ابراہیم (علیہ السلام) کا قصہ یاد کریں، بیشک وہ بڑی سچائی والے پیغمبر تھے۔ جبکہ انہوں نے اپنے باپ سے کہا کہ ابا جان! آپ ان کی پوجا پاٹ کیوں کر رہے ہیں جو نہ سنیں نہ دیکھیں؟ نہ آپ کو کچھ بھی فائدہ پہنچا سکیں۔ میرے مہربان باپ! آپ دیکھیے میرے پاس وہ علم آیا ہے جو آپ کے پاس آیا ہی نہیں، تو آپ میری ہی بات مانیں میں بالکل سیدھی راہ کی طرف آپ کی رہبری کروں گا۔ میرے ابا جان آپ شیطان

کی پرستش سے باز آجائیں شیطان تو رحم و کرم والے اللہ کا بڑا ہی نافرمان ہے۔ ابا جان! مجھے خوف لگا ہوا ہے کہ کہیں آپ پر کوئی عذاب الٰہی نہ آپڑے کہ آپ شیطان کے ساتھ بن جائیں"۔

اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے ان کی مشرکہ والدہ ملنے کی غرض سے آتی ہے تو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھتے ہوئے عرض کی اے اللہ کے رسول، میری والدہ مجھ سے ملنے کے لئے گئی ہے کیا میں اس سے اچھا برتاؤ کرو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"ہاں تو اس سے اچھا برتاؤ کر"۔

والدین کے ساتھ نیکی کرنے اور حسن سلوک سے پیش آنے کی بہت زیادہ فضیلت ہے اور اس کے بہت سے ثمرات اور فوائد ہیں جنہیں انسان دنیا و آخرت میں حاصل کرتا ہے، ہم ذیل میں چند فوائد کا ذکر کرتے ہیں:

☆**والدین کے ساتھ حسنِ سلوک اللہ کی رضا کا سبب ہے**، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " والدین کی رضا میں اللہ کی رضا ہے اور والدین کی ناراضگی میں اللہ کی ناراضگی ہے"۔

☆**والدین کے ساتھ حسنِ سلوک مشکلات اور مصائب سے نجات ملنے کا ذریعہ ہے**، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین آدمی جا رہے تھے کہ انہیں بارش نے آن لیا، تو انہوں نے پہاڑ کے ایک غار میں پناہ لی، اتنے میں غار کے منہ پر پہاڑ کی ایک چٹان آگری، انہوں نے کہا: صرف ایک چیز ہی ہمیں اس چٹان سے نجات دلا سکتی ہے کہ ہم اپنے نیک اعمال کے وسیلہ سے اللہ کی بارگاہ میں دعا کرتے ہیں، سو ان میں سے ایک نے یہ دعا کی، اے اللہ ! میرے بوڑھے ماں باپ تھے، میری بیوی تھی اور میرے بچے تھے، میں بکریاں چَراتا تھا، جب میں واپس آتا تو دودھ دوہتا اور اپنے بچوں سے پہلے اپنے ماں باپ کو دودھ پلاتا، ایک دن میں لیٹ ہو گیا اور میں رات سے پہلے واپس نہ لوٹ سکا، اور جب میں آیا تو ماں باپ سو چکے تھے، میں نے حسبِ معمول دودھ دوہا اور ایک برتن میں

دودھ ڈال کر اپنے ماں باپ کے سرہانے کھڑا ہو گیا، میں ان کو نیند سے بیدار کرنا ناپسند کرتا تھا، اور ان سے پہلے بچوں کو دودھ پلانا بھی ناپسند کرتا تھا، حالانکہ بچے میرے قدموں میں چیخ رہے تھے، حتی کہ فجر طلوع ہو گئی، اے اللہ! یقینا تجھے علم ہے میں نے یہ عمل تیری رضاجوئی کے لئے کیا تھا، تو ہمارے لئے کچھ کشادگی کر دے، اور ہم آسمان کو دیکھ لیں، اللہ تعالی نے کچھ کشادگی کر دی اور انہوں نے اس غار سے آسمان کو دیکھ لیا۔

☆**جو شخص اپنے والدین سے حسنِ سلوک کرے گا اس کی اولاد اس سے حسنِ سلوک کرے گی**، کیونکہ انسان جو کرتا ہے اسے اسی کی جزا ملتی ہے، ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ کو دعوت دیتے ہوئے حسنِ اخلاق اور حسنِ سلوک کو پیش نظر رکھا تو اس کی جزا اللہ تعالی نے انہیں یہ دی کہ انہیں ان کے بیٹے کی اطاعت و فرمانبرداری نصیب فرمائی، اللہ تعالی نے اس واقعہ کو والد کی اطاعت و فرمانبرداری اور اس کے حسنِ سلوک کی اعلی ترین صورت میں پیش کرتے ہوئے فرمایا: **{فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يَا بُنَيَّ إِنِّي أَرَى فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ فَانظُرْ مَاذَا تَرَى قَالَ يَا أَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِي إِن شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّابِرِينَ}** "پھر جب وہ (بچہ) اتنی عمر کو پہنچا کہ اس کے ساتھ چلے پھرے، تو اس (ابراہیم علیہ السلام) نے کہا میرے پیارے بچے! میں خواب میں اپنے آپ کو تجھے ذبح کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔ اب تو بتا کہ تیری کیا رائے ہے؟ بیٹے نے جواب دیا کہ ابا! جو حکم ہوا ہے اسے بجالایئے ان شاء اللہ آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے"۔

جس طرح والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کے دنیا میں ثمرات اور فوائد ہیں اسی طرح **یہ آخرت میں بھی اس شخص کی خوش بختی کا سبب بنے گا کہ اسے جنت نصیب ہو گی**، ایک شخص نبی کریم صلی علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے جہاد میں جانے کی اجازت طلب کی، تو آپ نے فرمایا: "کیا تیری ماں ہے؟" اس نے عرض کی، ہاں، آپ نے فرمایا" تم اس سے چمٹے رہو، جنت اس کے قدموں میں ہے"۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "والد

جنت کا درمیانی دروازہ ہے، پس اگر تم چاہو تو اس کی حفاظت کرو یا اسے ضائع کر دو"۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک آدمی سے کہا: کیا تو آگ سے ڈرتا ہے اور جنت میں داخل ہونا پسند کرتا ہے؟، اس نے کہا: اللہ کی قسم، ہاں، آپ رضی اللہ عنہما نے اسے کہا کہ کیا تیرے والدین زندہ ہیں؟ اس نے کہا میری والدہ زندہ ہے، آپ نے اسے کہا اگر تو نے اس کے ساتھ نرمی سے بات کی، اس کو کھانا کھلایا تو تو ضرور جنت میں داخل ہو گا بشرطیکہ تو گناہ کبیرہ سے اجتناب کرے۔

ہم اس بات کی تاکید کرتے ہیں کہ ایک انسان جس قدر بھی اپنے والدین سے حسنِ سلوک کرے، ان کے ساتھ نیکی کرے لیکن وہ ان کا حق ادا نہیں کر سکتا اور نہ ہی ان کے احسان کا بدلہ چکا سکتا ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ایک بیٹا اپنے والد کا بدلہ نہیں چکا سکتا سوائے اس کے کہ وہ اسے غلام پائے تو خرید کر آزاد کرے"۔

برادرانِ اسلام!

جس طرح اسلام نے والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے کا حکم دیا ہے اسی طرح رشتہ داروں کے ساتھ بھی حسنِ سلوک کرنے کا حکم دیا ہے اور ان کے حقوق متعین کئے ہیں، ارشاد باری ہے: {وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَى بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ} "اور رشتے دار کتاب اللہ کی رو سے بہ نسبت دوسرے مومنوں اور مہاجروں کے آپس میں زیادہ حق دار ہیں"۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالی نے مخلوق کو پیدا فرمایا حتی کہ جب وہ ان سے فارغ ہو گیا تو رحم نے کھڑے ہو کر کہا یہ قطع رحمی سے پناہ مانگنے والے کا مقام ہے، اللہ تعالی نے فرمایا کیا تم اس سے راضی نہیں ہو کہ میں اس سے واصل ہوں گا جو تجھ سے واصل ہو گا، اور اس سے منقطع ہوں گا جو تم سے منقطع ہو گا، رحم نے کہا: کیوں نہیں، اللہ تعالی نے فرمایا یہ تمہارا حق ہے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم چاہو تو یہ آیات پڑھو: {فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ *

أُولَئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمَى أَبْصَارَهُمْ} "اور تم سے یہ بھی بعید نہیں کہ اگر تم کو حکومت مل جائے تو تم زمین میں فساد برپا کرو اور رشتے ناتے توڑ ڈالو۔ یہ وہی لوگ ہیں جس پر اللہ کی پھٹکار ہے اور جن کی سماعت اور آنکھوں کی روشنی چھین لی ہے"۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اللہ تعالی نے فرمایا: میں اللہ ہوں، میں رحمن ہوں، میں نے رحم کو پیدا کیا ہے، اور اپنے نام سے اس کا نام رکھا ہے، جس نے اس سے تعلق جوڑا میں نے اس سے تعلق جوڑا، اور جس نے اسے تعلق منقطع کیا میں نے اس سے تعلق منقطع کیا۔

رشتہ داروں سے صلہ رحمی یہ ہے کہ ان کی زیارت کی جائے، ان کا حال واحوال پوچھا جائے اور ان کی مدد کی جائے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "غریب پر صدقہ کرنے میں ایک صدقے کا ثواب ہے جبکہ رشتہ دار پر صدقہ کرنے کے دونوں ثواب ہے، ایک صلہ رحمی اور دوسرا، صدقہ "۔ اسی طرح ان کی دعوت کو قبول کرنا، ان کے بیمار کی عیادت کرنا، ان کے جنازے پر جانا، ان کے بڑوں کی عزت وتوقیر کرنا، چھوٹوں پر رحم کرنا، ان کے بارے دل صاف رکھنا اور ان کے لئے دعا کرنا بھی صلہ رحمی کا باعث بنتا ہے۔

صلہ رحمی عمر میں برکت اور رزق میں کشادگی کا باعث ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس شخص کو یہ بات پسند ہے کہ اس کے رزق میں کشادگی کی جائے یا اس کی عمر دراز کی جائے وہ صلہ رحمی کرے"۔ اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ صلہ رحمی گناہوں کی بخشش کا سبب ہے، ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول، میں نے بہت بڑا گناہ کیا ہے، کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (کیا تیری ماں ہے؟)، اس نے کہا، نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (کیا تیری خالہ ہے؟) اس نے کہا: ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (تو پھر اس کے ساتھ حسن سلوک کر)۔

ایک مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ قطع رحمی سے اجتناب کرے، برائی کا بدلہ برائی سے نہ دے بلکہ عفو ودرگزر سے کام لے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "صلہ رحمی کرنے والا وہ نہیں جو بدلے میں صلہ رحمی کرے، بلکہ صلہ رحمی کرنے والا وہ ہے کہ جب اسے قطع رحمی کی جائے تو وہ صلہ رحمی کرے"، ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول، میرے رشتہ دار ہیں میں ان سے صلہ رحمی کرتا ہوں وہ مجھ سے قطع رحمی کرتے ہیں، میں ان سے اچھا سلوک کرتا ہوں وہ مجھ سے برا سلوک کرتے ہیں، میں ان سے حلم وبُردباری سے کام لیتا ہوں وہ میرے ساتھ جہالت سے پیش آتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " اگر بات ایسی ہی ہے جیسے تو نے کہا ہے تو گویا کہ تم ان کو بے چین کرتے ہو، اور جب تک تم ایسا ہی کرتے رہوگے آپ کے ساتھ اللہ تعالی کی طرف سے ایک مددگار رہے گا"۔

اسلام نے قطع رحمی سے منع کیا ہے اور دنیا وآخرت میں اس کے بھیانک نتائج سے متنبہ کیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " سرکشی اور قطع رحمی کے سوا کوئی ایسا گناہ نہیں ہے جس کی آخرت میں سزا دینے کے ساتھ دنیا میں بھی اللہ تعالی جلد سزا دیتا ہے"، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: "رشتہ داروں سے قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا"۔ ہمیں اپنے ماں باپ کے بارے میں اللہ سے ڈرنا چاہیے، رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرنی چاہیے اور تمام لوگوں سے حسن سلوک سے پیش آنا چاہیے۔

اے اللہ! تو ہمیں والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے کی توفیق عطا فرما، تو ان کو بخش دے اور ان پر رحم فرما، رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرنے والے بنا دے، اور عالم اسلام کے تمام ممالک کی حفاظت فرما۔ آمین